ڈاکٹر حمید اللہ کی خدمت حدیث

The Contribution to Discipline of Hadith by Dr. Hameed Ullah

☆ فاروق حمید

☆☆ ڈاکٹر جنت نعیم

Abstract:

Hadith is verbal and practical interpretation of the Holy Quran and the second great source of Islamic jurisdiction. A misunderstanding about Hadith was propagated that it was compiled in Third Century. The scholars of the sub-continent shook off those doubts raised against Hadith with lucid arguments. The personality who got the honour of writing on Hadith with intellectual evidence and deep research pattern was Dr. Hameed Ullah. Dr. Hameed Ullah proved with research that the work of compilation of Hadith started in the era of the Prophet (PBUH) and that of his companions (RA). It further expended in the era of the disciples of the Prophet's companions. This basic service of Hadith by these people strengthens the rule that compilation of Hadith was started in Prophet's era. The documents of the Prophet's regign and those of his companions and their disciples prove it that latter is sufficient reply to reject the claims of those who don't trust in Hadith and those of the Orientialists that the writing of Hadith is the phenomenon two

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر فیڈرل گورنمنٹ قائد اعظم ڈگری کالج چکلالہ سکیم ااا راولپنڈی۔

☆☆ لائبریرین، سنٹرل لائبریری، جامعہ پشاور۔

اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ کے سپرد یہ فریضہ بھی لگایا گیا ہے کہ قرآن میں جو احکامات و ہدایات دی گئی ہیں ان کی آپ تشریح وتفسیر فرمائیں اب یہ بات ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ کسی کتاب کی تشریح صرف اُس کتاب کے الفاظ پڑھ کر سنا دینے سے نہیں ہوتی بلکہ تشریح کرنے والا اُس کے الفاظ سے زائد کچھ کہتا ہے تا کہ کتاب کو سننے والا اُس کا مطلب بھی پوری طرح سمجھ جائے اگر کتاب کی کوئی بات کسی عمل کے ذریعے سمجھائی جانی ضروری ہوتی ہے تو اُسے عمل کے ذریعے سمجھایا جاتا ہے اور حدیث ہی سے یہ کام ہو سکتا ہے۔

قرآن کریم میں بہت سے احکامات ایسے ہیں جس پر عمل کرنے کیلئے حدیث ہی سے رجوع کرنا پڑتا ہے ورنہ عمل نہیں کیا جا سکتا ہے مثلاً قرآن میں نماز کا تاکیدی حکم تو بہت سے مقامات پر آتا ہے مگر اُس کا طریقہ نہیں بتایا گیا۔

قرآن مجید کی طرح رسول ﷺ کا حکم (حدیث) بھی قانون کا درجہ رکھتا ہے ارشاد ربانی ہے'

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰاكُم عَنهُ فَانتَهُوا ۔

''رسول ﷺ جو کچھ تم کو دیں لے لو اور جس سے منع کریں اُس سے رک جاؤ''(۲)

اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ نے ہی نبی ﷺ کو قانونی اختیارات (Legislative Powers) دیئے ہیں۔ یعنی حلال وحرام صرف وہی نہیں جو قرآن میں ہے بلکہ وہ بھی ہے جو نبی کریم ﷺ نے حلال یا حرام کیا ہے۔

سید مودودیؒ لکھتے ہیں:

''قرآن میں جو احکام براہ راست اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں اُن کے علاوہ وہ احکام بھی واجب الاطاعت ہیں جو رسول اللہ ﷺ دیں اور ان کی اطاعت بعینہ ایسی ہے جیسی اللہ کی اطاعت

مَن يُّطِعِ الرَّسُولَ فَقَد اَطَاعَ اللّٰهَ (۳)

اس سے معلوم ہوا کہ تنہا کتاب اللہ کافی نہیں ہے اس کے ساتھ رسالت کا رشتہ نا قابلِ انقطاع ہے اور احکام رسول ﷺ کی اطاعت اور اسوہ رسول ﷺ کی پیروی بھی اسی طرح فرض ہے جس طرح خود کتاب اللہ کے احکام کی اطاعت فرض ہے جو شخص یہ کہتا ہے کہ ہم صرف کتاب اللہ کو لیں گے اور حکم رسول ﷺ اور اسوۂ رسول ﷺ کو نہ لیں گے وہ رسالت سے اپنا تعلق منقطع کرتا ہے وہ اس واسطہ کو کاٹتا ہے جسے خود اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں اور اپنی کتاب کے درمیان ایک لازمی واسطہ کے طور پر قائم کیا ہے وہ گویا یہ کہتا ہے کہ خدا کی کتاب اپنے

محروم تھے برصغیر کے فرزندوں کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ مطالعہ حدیث کے مختلف گوشے واضح کرتے رہے متون حدیث کا مطالعہ، شروح حدیث کی تصنیف اور تراجم حدیث وغیرہ میں اُن کی کاوشیں قابل قدر ہیں۔

یہ شرف بھی برصغیر ہی کو حاصل ہے کہ اُس کے اہل علم نے حدیث کے بارے میں پھیلائے گئے شبہات کے قدیم وجدید اسالیب کا تجزیہ کیا اور دلائل کا جواب دیا اس جماعت میں محدثین کے ساتھ جدید تعلیم یافتہ حضرات بھی شامل ہیں۔ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ (م ۱۹۴۹ء) اور مولانا ظفر احمد عثمانیؒ (۱۳۹۴ھ مطابق ۱۹۷۴) کے علاوہ اس میں سرفہرست مولانا مناظر احسن گیلانی اور پروفیسر محمد زبیر صدیقی ہیں مولانا مناظر احسن گیلانی کی تاریخ تدوین حدیث معلومات کا خزانہ ہے اور ڈاکٹر زبیر احمد صدیقی کا جدید اسلوب تحقیق کے مطابق شاندار کام ہے لیکن تاریخ حدیث پر علمی شواہد اور گہرے تحقیقی منہاج کے ساتھ لکھنے کی سعادت جس شخصیت کے حصے میں آئی وہ ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ ہیں۔ (۶)

ڈاکٹر محمود احمد غازی کی رائے ہے کہ ''علم حدیث میں ڈاکٹر صاحب کے کام کی حیثیت ایک خاص انداز کی ہے وہ معروف معنوں میں محدث نہیں کہلائے انھوں نے علم حدیث کی تدریس کا اس انداز سے کام نہیں کیا جیسا کہ علم حدیث کے اساتذہ کرتے ہیں لیکن علم حدیث کی تاریخ میں وہ ایک منفرد مقام کے حامل ہیں اتنے منفرد مقام کے کہ اگر علم حدیث کی تاریخ لکھی جائے تو شاید 'ڈاکٹر حمید اللہ کا کام' اس تاریخ کا ایک منفرد عنوان ہو اسکی وجہ یہ ہے کہ مستشرقین نے پچھلی صدی کے اواسط سے ایک خاص نقطہ نظر اپنایا تھا کہ علم حدیث کے نام سے جو ذخیرہ مسلمانوں کے پاس اِس وقت موجود ہے یہ تاریخی اعتبار سے مستند نہیں اس لئے کہ علم حدیث کے بیشتر متداول مجموعے تیسری صدی ہجری میں مرتب ہوئے -- ڈاکٹر حمید اللہ اُن شخصیتوں میں سے ہیں جنھوں نے اس اعتراض کا علمی جواب دینے کا فیصلہ کیا اور بڑی تحقیق سے ثابت کیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں حدیث کی تحریر وتسوید اور تدوین کا کام شروع ہو چکا تھا جس میں دور تابعین میں بڑی وسعت پیدا ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے یہ پورا ذخیرہ زبانی اور تحریری انداز میں تابعین کو منتقل ہوا اور اسی انداز سے تابعین نے اپنے بعد کی نسل تک پہنچایا۔ اِس وقت حدیث کے جتنے مجموعے ہمارے سامنے ہیں یہ سب کے سب نہ صرف سند متصل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے ہیں بلکہ ہر دور میں ہر سطح پر تحریری یادداشتیں اور ذخیرہ بھی موجود تھا جن پر اسکی بنیاد ہے۔ (۷)

ڈاکٹر حمید اللہ کی بنیادی خدمت حدیث اس اصول کو مستحکم کرتی ہے کہ کتابت حدیث کا کام عہد نبوی

حدیث میں تحقیق:

ڈاکٹر صاحب کا مزاج ہی تحقیقی تھا وہ جب تک کسی بات سے مطمئن نہ ہوتے اُسے اپنی نگارشات کا حصہ نہ بناتے اور زندگی کا بیشتر حصہ انھوں نے حدیث و سیرت کے مطالعہ و تحقیق میں گزارا اسی تحقیق کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب نے دنیا کو ایسی مستند معلومات مہیا کیں جو دوسرے لکھنے والوں کو مستحکم اساس فراہم کرتی ہیں حدیث پر تحقیق کے سلسلے میں ڈاکٹر محمود احمد غازی لکھتے ہیں ''ڈاکٹر حمید اللہ نے سب سے پہلے غالباً ۴۳-۱۹۴۲ میں صحیح بخاری کے ماخذ پر کام شروع کیا اور ابتدائی طور پر انھوں نے یہ پتہ چلایا کہ صحیح بخاری کے ماخذ میں ایک بڑا اہم ماخذ امام عبدالرزاق صنعانی (متوفی ۲۱۱ھ) بھی ہیں امام صنعانیؒ کی کتنی احادیث صحیح بخاری میں ہیں اس کا انھوں نے جائزہ لیا پھر انھوں نے بتایا کہ امام عبدالرزاق (م ۲۱۱ھ) نے اپنے تمام حدیثی ذخیرے کو ایک کتاب کی صورت میں مرتب کر لیا تھا جو اس وقت تک نہیں چھپا تھا لیکن اب چھپ گیا ہے اور مصنف عبدالرزاق کے نام سے ہر جگہ دستیاب ہے اس لئے امام بخاریؒ اور امام عبدالرزاق کے درمیان یہ کہنا کہ سنی سنائی باتیں نقل کر دی گئیں درست نہیں ہے۔ پھر عبدالرزاق کے اساتذہ میں اُن کے ماخذ میں انھوں نے یہ بتایا کہ اہم ترین ماخذ معمر بن راشد (م ۱۵۳ھ) ہیں جن کا تحریری ذخیرہ جو اس وقت تک نہیں چھپا تھا آج چھپ چکا ہے اور جامع معمر کے نام سے دستیاب ہے یوں معمر بن راشد کے ذریعے سے تابعین کی سطح تک تحریری ذخیرے کی نشاندہی ہوگئی پھر معمر بن راشد کے ماخذ میں دو ماخذ کا خاص طور پر انھوں نے ذکر کیا ایک حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن عاص (م ۶۵ھ)، جن کے بارے میں تمام کتب حدیث میں لکھا ہے کہ انھوں نے حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں ''صحیفہ صادقہ'' کے نام سے پانچ سو احادیث کا ایک مجموعہ مرتب کیا تھا دوسرا مجموعہ حضرت ابو ہریرہؓ کے تلامذہ بالخصوص ہمام بن منبہ (م ۱۰۱ھ) کا مرتب کردہ تھا اس طرح انھوں نے ایک مثال سے معمر بن راشد کو بنیاد بنا کر یہ ثابت کیا کہ حضور ﷺ کے زمانے میں ایک مجموعہ احادیث پانچ سو روایات پر مشتمل تیار ہوا تھا اس ذخیرے سے معمر بن راشد نے فائدہ اٹھایا، معمر بن راشد نے وہ ذخیرہ امام عبدالرزاق کو منتقل کیا۔ عبدالرزاق نے وہ ذخیرہ امام بخاریؒ کو منتقل کیا اور یوں امام بخاریؒ کی کتاب سامنے آئی جو اپنی ترتیب کی عمدگی اور جامعیت کی وجہ سے مقبول ہوئی -- یہ آج کہنے کو بڑی آسان بات لگتی ہے لیکن اس نتیجے تک پہنچنے کیلئے (انھیں یعنی ڈاکٹر حمید اللہ کو) کتنا مطالعہ کرنا پڑا ہوگا کتنے کتب خانوں کی چھان بین کرنی پڑی ہوگی اور کتنے طویل سال لگے ہوں گے اس کا اندازہ مشکل ہی سے کیا جا سکتا ہے۔ (۱۲)

اسلام کا کلمہ پڑھا ہو اُس کا نام لکھو حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے اُن کے نام لکھے تو ایک ہزار پانچ سو مرد ہوئے اُس وقت ہم کہنے لگے اب ہم کو کیا ڈر ہے ہم ایک ہزار پانچ سو (۱۵۰۰) ہیں۔

(ii) ہم سے عبدان نے بیان کیا انھوں نے ابوحمزہ سے انھوں نے اعمش سے پھر یہی حدیث نقل کی اس میں یہ ہے کہ پانچ سو مرد ہوئے۔

۸- مردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم وتذکر حاصل کرتی تھیں جس کیلئے ایک دن (ہفتے میں) مقرر تھا(۱۸)۔۔۔۔حدیث کے الفاظ "ہم سے آدم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے کہا میں نے ابوصالح ذکوان سے سنا وہ ابوسعید رضی اللہ عنہ خدری سے روایت کرتے تھے عورتوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مرد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے میں ہم پر غالب ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے (خاص) ہمارے لئے ایک دن مقرر کر دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے ایک دن ملنے کا وعدہ فرمایا اُس دن اُن کو نصیحت کی"۔

۹- سرکاری دستاویزات، معاہدوں اور پروانوں کا آغاز ہجرت سے بھی پہلے ہو چکا ہوتا نظر آتا ہے مثلاً تمیم داری کو ہجرت سے پہلے فلسطین کا شہر حبرون ایک پروانے کے ذریعہ جاگیر میں دینا--سراقہ بن مالک کو پروانہ امن دینا وغیرہ۔(۱۹)

۱۰- اسی طرح صلح حدیبیہ، دومتہ الجندل کے حکمران سے معاہدہ اور 7 ھ میں بیرونی حکمرانوں کو خطوط کا روانہ کرنا(۲۰)

۱۱- انتظامی ضرورتوں کے تحت ہر جگہ گورنروں، قاضیوں اور تحصیلداروں کو ہدایات بھیجنا(۲۱)

چونکہ خطوط اور سیاسی دستاویزات کو تحریر کرنے کے بعد مہر لگانا بھی ضروری ہوتا ہے جس کے بغیر کوئی تحریر مستند (Authentic) نہیں ہوسکتی اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر بنوانا بھی ایک معروف واقعہ ہے جس کا ذکر بخاری شریف میں ہے ۲۲ الفاظ یوں ہیں۔

'ہم سے عبدالاعلی بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے چند لوگوں کو پروانے لکھنا چاہے لوگوں نے کہا عجم کے لوگ کسی خط کا اعتبار نہیں کرتے جب تک اُس پر مہر نہ ہو اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اس پر یہ کندہ کرایا "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"۔

افراد کے نام دیئے ہیں جنھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث نقل کر کے لکھیں۔ (۲۶)

الصحیفہ الصحیحۃ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اور بھی شاگرد تھے جن میں زیر بحث صحیفہ کے مولف ہمام بن منبہ (م ۱۰۱ھ) بھی ہیں اور یہ تالیف بعینہ محفوظ ہونے سے تا حال دستیاب شدہ کتب حدیث میں قدیم ترین ہے کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات 58 ھ میں ہوئی، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی یمنی تھے اور ہمام بھی یمن کے باشندے تھے ہمام جب تعلیم کیلئے مدینہ آئے تو فطری تقاضے سے وہ اپنے ممتاز ہم وطن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کے پاس حاضر ہوئے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس نوجوان ہم وطن کیلئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں سے کوئی ڈیڑھ سو کا انتخاب کیا یہ زیادہ تر تربیت اخلاق کے متعلق ہیں اور ان حدیثوں کو ایک چھوٹے سے رسالے کی صورت میں مرتب کر کے اپنے شاگرد ہمام کو املاء کرایا۔ بہرحال پہلی صدی ہجری کے تقریباً وسط کی یہ تالیف تاریخی نقطہ نظر سے ایک گراں مایہ یادگار ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تین سو سال بعد لکھی جانی شروع ہوئی ہیں اور احمد بن حنبلؒ بخاریؒ مسلمؒ اور ترمذیؒ جیسے آئمہ کو جعلساز قرار دینا چاہتے ہیں اُن کی دلیل زیادہ تر یہی رہی ہے کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یا عہد صحابہ رضی اللہ عنہم کی حدیث کے متعلق کوئی یادگار موجود نہیں ہے اب عہد صحابہ کی یہ یادگار ہمارے ہاتھ میں ہے اور مقابلہ کرنے پر نظر آتا ہے کہ بعد کے مولفوں نے مفہوم تو کیا کوئی لفظ تک نہیں بدلا ہے صحیفہ ہمام کی ہر حدیث نہ صرف صحاح ستہ میں ابو ہریرہؓ کے حوالے سے ملتی ہے بلکہ مماثل مفہوم دوسرے صحابہ سے بھی ان کتابوں میں ضروری ملتا اور اس بات کا ثبوت دیتا ہے کہ انتساب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف فرضی اور بے بنیاد نہیں ہے۔ (۲۷)

صحیفہ ہمام بن منبہ کا محفوظ ہونا:

ابو عقبہ ہمام بن منبہ بن کامل بن شیخ الیمانی (م ۱۰۱ھ) تابعی اور ثقہ تھے انھوں نے اپنے استاد سے حدیثوں کا جو مجموعہ حاصل کیا تھا اُسے نہ تو ضائع کیا اور نہ ہی اپنی ذات کی حد تک مخصوص رکھا بلکہ اپنی نوبت (اپنی باری آنے پر) پر اُسے اپنے شاگردوں تک پہنچایا اور رسالہ مذکورہ کی روایت یا تدریس کا مشغلہ انھوں نے پیرانہ سالی تک جاری رکھا یہ درس بہتوں نے لیا ہوگا۔ لیکن خوش قسمتی سے انھیں ایک صاحب ذوق شاگرد معمر بن راشد یمنی (م ۱۵۳ھ) مل گئے جنھوں نے بغیر حذف و اضافہ اس رسالہ کو اپنے شاگردوں تک پہنچایا معمر کو بھی ایک

مخطوطہ برلن

دوسرے طور پر یوں تصدیق ہوتی ہے۔

امام بخاری مولف صحیح بخاری (مطبوعہ)

از

امام احمد بن حنبل مولف 'المسند' مطبوعہ

از

عبدالرزاق مولف کتاب 'المصنف' (مخطوطات)

از

معمر بن راشد مولف کتاب 'الجامع' مخطوطات

از

ہمام ابن منبہ مولف 'الصحیفہ الصحیحہ (کتاب مذکورہ) ۲۹

مندرجہ بالا نقشہ پیش کرنے کے بعد پھر ڈاکٹر صاحب نے 138 احادیث کی باقاعدہ بخاری و مسلم سے تخریج کی ہے اور ثابت کیا ہے صحیفہ ہمام کی یہ احادیث بغیر کسی نقطے کے فرق کے صحیفہ ہمام ہی کے حوالے سے ملتی ہیں۔ (۳۰)

مخطوطوں کی کیفیت:

زیر تذکرہ صحیفہ کے سلسلے میں ڈاکٹر صاحب نے دو مخطوطے دریافت کئے ہیں ان کا ذکر ان کی زبانی ہی کیا جائے تو بہت بہتر ہے۔

مخطوط برلن:

مخطوط برلن (جرمنی) کا نمبر وہاں کی فہرست مخطوطات عربی میں 1384، WE، 1787 ہے یہ ذخیرہ دوسری جنگ عظیم (39ء) سے پہلے تک برلن کے سرکاری کتب خانے میں تھا دوران جنگ میں حفاظت کیلئے یہ شہر ٹیوبنگن بھیجا گیا اور آج (1954ء) تک وہ وہیں ہے وہاں صحیفہ ہمام ایک مجموعہ رسائل میں ہے جن میں ورق نمبر 54 سے شروع ہو کر 61 تک یعنی آٹھ ورقوں میں ہے بیچ میں دو جگہ ایک ایک ورق گم ہو گیا ہے اس کا حجم 12x5x17.5 سینٹی میٹر ہے اور ہر صفحے میں 19 سطریں ہیں اس میں ہر حدیث وَ قال کے الفاظ سے شروع

کتاب السرد والفرد فی صحائف الاخبار

حضرت ابوالخیر احمد بن اسماعیل القزوینی (۵۹۰ھ) کی اس تالیف کے ایک مخطوطہ کی تلاش کا سہرا ڈاکٹر صاحب کے سر ہے جو انھوں نے مکتبہ سلیمانیہ استنبول (ترکی) کے وزیر شہید علی پاشا سیکشن نمبر ۵۳۹ سے دریافت کیا اس میں ۴۳۶ روایات پر مشتمل گیارہ صحائف ہیں ۱۹۸۴ میں پاکستان ہجرہ کونسل نے اسلامی نظریہ حیات اور تہذیب و معاشرت پر کوئی سو اہم کتابیں شائع کرنے کا منصوبہ بنایا۔

ڈاکٹر صاحب نے مذکورہ بالا کتاب کی تحقیق کی اور انگریزی میں اس کا ترجمہ کیا جسے ہجرہ کونسل نے ۱۹۹۱ء میں شائع کیا ڈاکٹر صاحب نے شروع میں حدیث کے بارے میں ایک تعارف پیش کیا ہے جس میں

1. History of Hadith
2. Compilation before Hijra
3. Compilation after the Hijra
4. Private efforts

جیسے عنوانات کے تحت اپنی تحقیق پیش کی ہے اس میں مندرجہ ذیل صحائف ہیں ان کی تفصیلات ڈاکٹر خالد ظفر اللہ رندھاوا نے اپنے مضمون میں بیان کی ہیں۔ (۳۳)

۱- صحیفہ ھمام بن منبہ اس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔

۲- **صحیفہ کلثوم بن محمد عن ابی ہریرہ ؓ:**

اس میں ۱۸۳ احادیث کی تخریج معجم المفہرس (وینسک/فواد عبد الباقی) کی مدد سے پیش کی ہے۔

۳- **صحیفہ عبد الرزاق عن ابی ہریرہ ؓ:**

اس میں 147 احادیث ہیں جن میں صرف حدیث نمبر ۲، ۷، ۱۰، ۱۱، ۱۶، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۴، ۳۵، ۴۰ اور ۴۷ (کل ۱۴ احادیث) کی تخریج بیان کی ہے باقی کے بارے میں کچھ بیان نہیں کیا۔

۴- **حمید الطّویل عن انس بن مالک:**

اس میں 10 احادیث پائی جاتی ہیں اس کی تخریج بھی موجود ہے

۵- **صحیفہ من طریق اہل بیت عن علی ص بن ابی طالب:**

اس میں ۱۱۹ احادیث ہیں جن کی تخریج میں صرف ۱۴ اور ۱۹ نمبر حدیث کی گئی ہے۔

''بصد احترام یہ عرض ہے کہ ہمیں اس کتاب میں ایک کمی بڑی شدت سے محسوس ہوتی ہے اور وہ یہ کہ ڈاکٹر صاحب نے کثرت مصادر تک رسائی کے باوجود مکاتیب کی صحت کی طرف توجہ نہیں دی وہ مختلف نسخوں کے اختلاف کو بالالتزام ذکر کرتے ہیں لیکن یہ اختلاف کیوں ہے اور اس میں کس نسخے کا متن صحیح ہے اس کے بارے میں کوئی تصریح نہیں کرتے پھر مزید یہ کہ انھوں نے اکثر جگہ طبقات ابن سعد کے ذکر کردہ متن کو اپنی کتاب میں اصل متن کی حیثیت سے نقل کیا ہے اور دیگر کتابوں میں روایت کردہ متن کے فرق کو بیان کرنے پر اکتفاء کیا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ متعدد مقامات پر غلط متن اصل قرار پایا گیا ہے اگر ڈاکٹر صاحب اس پہلو سے اپنی کتاب پر توجہ فرما لیتے تو یقیناً اُن کی کتاب انخضرت ﷺ کے مکاتیب کے سلسلے میں ایک مستند ماخذ قرار پاتی۔ (۳۵)

سیاسی وثیقہ جات از عہد نبوی تا خلافت راشدہ:

الوثائق السیاسة للعهد النبوی و الخلافة الراشدة

Documents sur la diplomatic musulmance a epoque du prophete at des Khalfes orthodoxes

یہ کتاب دراصل ڈاکٹر صاحب کا وہ تحقیقی مقالہ ہے جس پر انھوں نے ۱۹۳۵ء میں سوربون یونیورسٹی پیرس فرانس سے ڈی لٹ کی ڈگری لی تھی اور یہ مجموعہ سب سے پہلے فرانسیسی میں شائع ہوا بعد میں اپنی تحقیقی عادت کے مطابق اس میں اضافہ کر کے نصوص اصلیہ کے مطابق عربی میں شائع کیا اس کا اردو ترجمہ ''سیاسی وثیقہ جات از عہد نبوی تا خلافت راشدہ'' کے نام سے مولانا ابو یحیٰ امام خان نوشہروی نے کیا جسے ۱۹۶۰ میں مجلس ترقی ادب کلب روڈ لاہور نے طبع کیا جو ۳۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

وثائق نبوی ﷺ وخلافت راشدہ کی اہمیت:

ذخیرہ حدیث میں نبی کریم ﷺ کے خطوط، فرامین، معاہدے، دعوتی مراسلے عمال کی تقرری، عطیات اور امان ناموں وغیرہ کی بہت زیادہ اہمیت ہے جس سے اس دور کی تاریخ اور اسلامی ریاست کے خدوخال نمایاں ہوتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ ہجرت کے بعد مدینہ میں پہلے ہی سال میثاق مدینہ کے بعد عملی طور پر ایک اسلامی ریاست کی بنیاد ڈال چکے تھے اس سلسلے میں آپ ﷺ کو خطوط اور ہمہ قسم کے مراسلہ جات روانہ کرنے کی

تک نہیں پہنچ سکتیں۔ (۳۷)

وثائق کی اہم خصوصیت:

ڈاکٹر صاحب نے ہر وثیقہ کے اختتام پر ماخذ ومصادر کا ذکر کیا ہے اوران پر نقد بھی کیا ہے۔ معاہدات کی روایتوں کے عنوان سے لکھتے ہیں۔

وثائق نبوی ﷺ کے ماخذ

۱- طبقات ابن سعد ہے جامعِ کتاب نے روایات جمع کرنے میں بے حد کوشش کی ہے لیکن روایتوں کی تنقیح کی طرف متوجہ نہ ہو سکے۔

معاہدات خلفائے راشدین کے ماخذ:

۲- تاریخ طبری

۳- فتوح البلدان

اول الذکر کتاب میں اس کے جامع، جامعیت اور تکثیر روایات کے باوجود تنقید وتصحیح پہ التفات نہ فرما سکے۔

۴- کتاب الاموال مولفہ ابوعبید قاسم بن سلام:

یہ بہترین ماخذ ہے ماسوائے کہ مؤلف سے کسی روایت میں ایک یا دو جملے نظر انداز ہو جاتے ہیں

۵- کتاب الخراج قاضی ابو یوسف

۶- سیرۃ ابن ہشام

یہ دونوں ماخذ قابل اعتماد ہیں۔ (۳۸)

مندرجات فہرست:

مولف موصوف نے بڑی جامع فہرست ترتیب دی ہے جس میں صرف نبی کریم ﷺ کے معاہدوں کا تذکرہ ہم کریں گے جو ذیل میں ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے وثائق:

۱- مہاجرین وانصار و یہود مدینہ (نمبر 1)

۲- بہ اہل مکہ وقریش (۲ تا ۱۴) (اس میں صلح حدیبیہ کا جامع معاہدہ بھی شامل ہے)۔

۳- یہود (۱۵ تا ۲۰)

حدیث پر تفصیل ڈالی ہے"۔ (۴۱)

ترکی کے ڈاکٹر علی نے "مصنف سعید بن منصور کی از سرِ نو تالیف" کے موضوع پر Ph.D کی ہے اور دوران تحقیق انھوں نے ڈاکٹر حمید اللہ سے رہنمائی چاہی ڈاکٹر صاحب نے اس کا ترکی میں جواب دیا جس کا ترجمہ یوں ہے۔

السلام علیکم!

سنن سعید بن منصور تین چوتھائی باقی نہیں رہی اس کا تکرار آسان کام نہیں ہے بہر حال کوشش سعید ہے ایک نکتہ اہم ہے کہ سعید بن منصور سے متعلقہ ہر شے اسکی سنن میں نہیں ہے میرے تجربے میں ہے کہ بعض اشیاء کو میں نے امام احمدؒ بن حنبل سے منسوب پایا جو کہ مسند احمد میں نہیں ہیں امام مسلمؒ سے منسوب پایا وہ صحیح میں نہیں ہیں۔

آپ کی فہرست میں تاریخ طبرانی نہیں مل پائی اسکی طبع یورپ کے انڈکس میں iii، 2428 پر سعید بن منصور کی ایک روایت کا ذکر ہے اس سے زیادہ اہم شاید ابن کثیر کی تفسیر ہے علاوہ ازیں ابن عبدالبر کی استیعاب بھی شاید مفید ماخذ ثابت ہو اسی طرح سنن سعید بن منصور (بھی)۔

اگر آپ نئی روایات تلاش کریں اور انھیں صحاح ستہ کے ابواب کی طرز پر ترتیب دیں تو بہت فائدہ ہوگا ۔مطبوع سنن بن منصور کے اہم کلمات کا انڈکس ایک مفید شے ہوگا۔ نئے ماخذوں میں سعید بن منصور سے متعلق کوئی روایت ہو تو کیا یہ سنن (سعید بن منصور) میں ہے یا نہیں۔ اسکے لئے یہ اہم کلمات کا انڈکس مددگار رہوگا۔

بہر حال میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اللہ آپ سے راضی ہو۔

والسلام

محمد حمید اللہ (۴۲)

اس خط سے ڈاکٹر صاحب کی وسعتِ معلومات اور طالب علموں کیلئے راہنمائی کرنے کی شفقت کا اندازہ ہوتا ہے آج ایسی جامع شخصیت کہاں سے ڈھونڈ کے لائیں۔

جامع معمر بن راشد:

ڈاکٹر صاحب نے ہی دنیا کو جامع معمر بن راشد (۱۵۲ھ) شاگرد ھمام بن منبہ کے صحیفہ کی خوشخبری دی تھی۔ آپ نے یہ نسخہ انقرہ یونیورسٹی ترکی کے شعبہ زبان وتاریخ، جغرافیہ کے اسماعیل سنجر سیکشن نمبر ۲۱۲۴ سے تلاش

لکھا ہے کہ نہ کوئی قوم دنیا میں ایسی گذری نہ آج موجود ہے جس نے مسلمانوں کی طرح اسماء الرجال سا عظیم فن ایجاد کیا ہو جسکی بدولت آج پانچ لاکھ شخصیات کا حال معلوم کیا جاسکتا ہے۔

۶۔ علوی ڈاکٹر خالد، ڈاکٹر حمید اللہ کی خدمت حدیث، دعوۃ ص ۱۳۸ اسلام آباد، مارچ ۲۰۰۳ء۔

۷۔ غازی ڈاکٹر محمود احمد، ڈاکٹر حمید اللہ ممتاز ترین محقق، دعوۃ ص ۱۳۱ اسلام آباد مارچ ۲۰۰۳ء۔

۸۔ علوی ڈاکٹر خالد، دعوۃ ص ۴۰، اسلام آباد مارچ ۲۰۰۳ء۔

۹۔ سورہ الحشر ۷۔

۱۰۔ سورہ النساء ۸۰۔

۱۱۔ حمید اللہ ڈاکٹر، خطبات بہاول پور ص 36 ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد 1995۔

۱۲۔ غازی محمود احمد، دعوۃ ص ۳۲ اسلام آباد مارچ ۲۰۰۳ء۔

۱۳۔ حمید اللہ ڈاکٹر، صحیفہ ہمام بن منبہ ص 20 مترجم خالد پرویز، بیکن بکس لاہور ۲۰۰۵ء۔

۱۴۔ سورہ علق، ۱-۵۔

۱۵۔ حمید اللہ ڈاکٹر، صحیفہ ہمامؒ ابن منبہ ص 21 بیکن بکس لاہور ۲۰۰۵ء۔

بخاری، کتاب التفسیر، باب کاتب النبی ﷺ جلد چہارم ص ۸۰۷ نعمانی کتب خانہ لاہور جون ۱۹۹۰ء۔

۱۶۔ مسند احمد بن حنبلؒ (م ۲۴۱ھ) ص ۲۴۷، جلد ا، المکتب الاسلامی لطباعۃ والنشر بیروت ۱۹۷۸ء۔

۱۷۔ بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب کتابۃِ الامامِ الناس ص ۱۹۸، جلد سوم نعمانی کتب خانہ لاہور جون ۱۹۹۰ء۔

۱۸۔ بخاری صحیح مترجم، کتاب العلم، جلد اول، باب ھَل یُجعَل لِلنسَاءِ یومٌ عَلیٰ حِدَةٍ فی العلم ص ۱۴۱، جلد اول نعمانی کتب، خانہ لاہور ۱۹۹۰ء، حمید اللہ ڈاکٹر، صحیفہ ہمام بن منبہ ص ۲۵۔

۱۹۔ حمید اللہ ڈاکٹر، صحیفہ ہمام بن منبہ ص ۲۹، بیکن بکس لاہور ۲۰۰۵ء، سیاسی وثیقہ جات ص ۶۶، مجلس ترقی ادب لاہور ۱۹۶۰ء۔ میں ڈاکٹر صاحب نے الاصابہ فی احوال الصحابہ نمبر ۸۷۶۹ کے حوالے سے تمیم داری کا پورا پروانہ درج کیا ہے۔

۲۰۔ صحیفہ ہمام بن منبہ ص ۳۰-۳۱/ بخاری شریف کتاب العلم ص ۱۲۱ جلد اول نعمانی کتب خانہ لاہور، ۱۹۹۰ء۔

۲۱۔ بخاری، کتاب العلم باب المناولة و کتاب اهل العلم، ص ۱۲۰-۱۲۱، جلد اول نعمانی کتب خانہ لاہور ۱۹۹۰ء، ۔ الاعظمی دکتور محمد مصطفیٰ، دراسات فی الحدیث النبوی و تاریخ تدوینہ مطبع جامعۃ الریاض

۴۳۔ ایضاً ص ۸۶۔

۴۴۔ غازی ڈاکٹر محمود احمد دعوۃ، ص ۳۶، اسلام آباد مارچ ۲۰۰۳۔

۴۵۔ رندھاوا ڈاکٹر خالد ظفر اللہ معارف اسلامی ص ۴۳، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد جولائی ۲۰۰۳۔